© rasailojaraid.com

حکمتِ سید مودودیؒ

روزہ داروں کے لیے دو اہم احادیث

(ادارہ)

(۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ
وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ ...... اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور احتساب کے ساتھ، تو اس کے وہ سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس سے پہلے سرزد ہوئے ہوں گے۔ اور جس شخص نے رمضان میں قیام کیا (یعنی راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کی) ایمان اور احتساب کے ساتھ، تو معاف کر دیئے جائیں گے اس کے وہ قصور جو اس نے پہلے کیے ہوں گے۔ اور جس شخص نے لیلۃ القدر میں قیام کیا، ایمان اور احتساب کے ساتھ تو معاف کر دیئے جائیں گے اس کے وہ سب گناہ جو اس سے پہلے کیے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِحتِسَاب اس چیز کا نام ہے کہ آدمی اپنے تمام نیک اعمال پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اجر کا اُمیدوار ہو اور خالصتہً اسی کی رضا جوئی کے لیے کام کرے۔

اس حدیث میں گناہوں سے معافی کی جو خوشخبری سُنائی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے اور آخرت کی بازپُرس سے بے خوف ہیں ان کو اس بات کا لائسنس دیا جا رہا ہے کہ بس رمضان کے روزے رکھ لو، تراویح پڑھ لو اور لیلۃ القدر میں کھڑے ہو کر عبادت کر لو، تو پچھلا حساب صاف اور آگے پھر گیارہ مہینے تمہیں جو کچھ کرنا ہے کرتے رہو۔ رشوتیں کھاؤ، لوگوں کے حق مارو، جو ظلم و ستم چاہو کرو، رمضان میں آکے پھر عبادت کے لیے کھڑے ہو جانا۔ روزے رکھ لینا اور نمازیں پڑھ لینا اور پھر پہلے کا کیا ہوا سب معاف ہو جائے گا۔

اس طرح کی احادیث کا مطالعہ کرتے ہوئے اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا کہ ان کے مخاطب کون لوگ ہیں۔ جیسا کہ پہلے وضاحت کی جا چکی ہے کہ ان کے مخاطب وہ صلحا و ابرار ہیں جو اپنی زندگیاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اُن سے اگر کوئی لغزش یا گناہ سرزد ہو جاتا تھا تو ان کی نوعیت ایسی ہرگز نہیں ہوتی تھی کہ جیسے ایک آدمی پوری ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ گناہ کا ارتکاب کرے۔ اور پھر اس پر ڈٹا رہے، بلکہ وہاں صورت اس سے یکسر مختلف تھی۔ ان راستباز لوگوں سے اگر کوئی قصور سرزد ہو بھی جاتا تھا تو وہ بشری کمزوری کی وجہ سے ہوتا تھا اور وہ ہر وقت اس پر توبہ کے لیے مستعد رہتے تھے۔ بشری کمزوری سے اگر کسی سے کوئی قصور سرزد ہو جائے اور وہ اس کے بعد نیکی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو اپنا شعار بنائے رکھے تو وہ بجائے خود ایک توبہ ہے —— توبہ کی ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہوا اور اس نے اس سے توبہ کر لی تو یہ بات بھی گناہ کی معافی کا ایک ذریعہ ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک آدمی سے قصور سرزد ہوا اور پھر وہ دوسرے کاموں میں ایسا مشغول ہوا کہ توبہ کرنا بھول گیا۔ تو اس کے بعد اس نے جو نماز پڑھی وہ نماز اس کے پہلے کی لغزش کو اس کے حساب سے صاف کر دے گی۔ اسی طرح اگر اس نے روزہ رکھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو وہ بھی اس کے گناہ کو صاف کر دے گا ــــ دراصل توبہ اسی چیز کا نام توبہ ہے کہ ایک شخص ایک وقت میں ایک قصور کا مرتکب ہوا تھا، لیکن اس کے بعد وہ پھر اپنے رب کی طرف پلٹ آیا۔ جیسے ایک نوکر اگر اپنی کسی غلطی کی وجہ سے اپنے مالک کی اطاعت سے نکل جائے لیکن پھر معافی مانگ لے اور خدمت پر حاضر ہو جائے تو اس سے ایک دفعہ قصور سرزد ہو جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مالک اُسے ہمیشہ کے لیے اپنی نوکری سے نکال دے گا، بلکہ جس وقت وہ آکر معافی مانگتا ہے اور پہلے کی طرح خدمت کرنے لگتا ہے تو مالک اس سے درگذر کرے گا اور اس کی گذشتہ وفاداری کی وجہ سے اس پر پہلے کی طرح مہربان ہو جائے گا۔

ایسا ہی معاملہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ بندہ اگر بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کا وفادار ہے اور جان بوجھ کر اس کے مقابلے میں استکبار اور سرکشی کرنے والا نہیں ہے تو اگر اس سے کسی وقت کوئی قصور سرزد ہو جاتا ہے اور اس قصور کے بعد وہ پھر خدا کے دربار میں نماز کے لیے حاضر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی مغفرت سے محروم نہیں رکھے گا۔ کیونکہ اس کا طرزِ عمل یہ بتاتا ہے کہ وہ ٹھوکر تو کھا گیا تھا، لیکن اپنے رب سے بھاگا نہیں تھا، اس کا باغی نہیں ہو گیا تھا ــــ اسی بنا پر فرمایا گیا کہ اگر ایک شخص نے ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔ رمضان میں راتوں کو کھڑے ہو کر عبادت کی تو وہ بھی پچھلے قصوروں کی معافی کا ذریعہ بن گئی۔ اسی طرح اگر وہ لیلۃ القدر میں عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو اُس کا یہ عمل بھی اس کے پچھلے قصوروں کی معافی کا سبب بن گیا۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ، یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے کئی گنا بڑھایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک نیکی دس گنی تک اور دس گنی سے سات سو گنی تک بڑھائی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ___ روزہ دار اپنی شہواتِ نفس اور اپنے کھانے پینے کو میرے لیے چھوڑتا ہے ___ روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں۔ ایک فرحت افطار کے وقت کی اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت کی ___ اور روزہ دار کے منہ کی بساند اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے ___ اور روزے ڈھال ہیں، پس جب کوئی شخص تم میں سے روزے سے ہو تو اُسے چاہیے کہ نہ اس میں بدکلامی کرے اور نہ دنگا فساد کرے ___ اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو وہ اس سے کہہ دے کہ بھائی میں روزے سے ہوں۔ (متفق علیہ)

یہ جو فرمایا کہ دوسری نیکیاں تو دس گنی سے لے کر سات سو گنی تک بڑھائی جاتی ہیں لیکن روزے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں اُس کی جزا دوں گا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری نیکیاں اللہ کے لیے نہیں ہیں اور اللہ ان کی جزا نہیں دے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق روزہ اس کے لیے خاص ہے اور وہ اس کی جتنی چاہے گا، جزا دے گا۔ جب یہ فرمایا کہ دوسری نیکیاں سات سو گنی تک بڑھائی جاتی ہیں اور اس کے مقابلے میں استثنیٰ کے ساتھ روزے کے متعلق فرمایا کہ میں ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کی جزا دوں گا۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ روزے کے اجر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ جس قدر چاہے گا روزہ دار کو اس کا اجر دے گا۔

روزے کی یہ غیر معمولی فضیلت کیوں؟

بات دراصل یہ ہے کہ دوسری تمام نیکیاں آدمی کسی نہ کسی ظاہری فعل سے انجام دیتا ہے۔ مثلاً نماز ایک ظاہری فعل ہے۔ نماز پڑھنے والا نماز میں اٹھتا اور بیٹھتا ہے، رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ اس طرح یہ ایک نظر آنے والی عبادت ہے ـــــ اسی طرح حج اور زکوٰۃ کا معاملہ ہے۔ لیکن اس کے برعکس روزہ کسی ظاہری فعل سے ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ایک ایسا مخفی فعل ہے جو فقط آدمی اور اس کے خدا کے درمیان ہوتا ہے ـــــ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ روزہ دراصل اللہ کے حکم کی تعمیل کی ایک منفی شکل ہے۔ مثلاً نہ کھانا نہ پینا اور اسی طرح جن دوسری چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سے باز رہنا۔ اس منفی فعل کو یا تو آدمی خود جان سکتا ہے یا اس کا رب، کسی تیسرے کو معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ منفی فعل اس نے کیا ہے یا نہیں۔ مثلاً اگر ایک آدمی چھپ کر کھا پی لے تو کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکتا ـــــ چنانچہ وہ روزہ نہ رکھتے ہوئے بھی کہہ سکتا ہے کہ میں روزے سے ہوں اور کوئی شخص یقین کے ساتھ یہ نہیں جان سکتا کہ آیا وہ روزے سے ہے یا نہیں۔ اگر وہ روزے سے ہے تو اس بات کو صرف وہ جانتا ہے اور اگر روزے سے نہیں ہے تو اس کو بھی اس کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی وجہ سے روزے کا معاملہ صرف خدا اور اس کے بندے کے درمیان ہوتا ہے اور اسی بنا پر اس میں ریا کا امکان نہیں ہوتا ـــــ ایک آدمی دنیا کو دکھانے کے لیے بیشک یہ کہتا پھرے کہ میں روزے سے ہوں لیکن حقیقتِ صوم کے اندر اس ریاکاری کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ اسی لیے فرمایا کہ روزہ خاص میرے ہی لیے ہے، وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ میں ہی ان کی جزا دوں گا۔

مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روزے کی بے حد و حساب جزا دے گا۔ جتنے گہرے

© rasailojaraid.com

اور اخلاص کے ساتھ آپ روزہ رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کا جتنا تقویٰ اختیار کریں گے، روزے سے جتنے کچھ روحانی و دینی فوائد حاصل کریں گے اور پھر بعد کے دنوں میں بھی ان فوائد کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی جزا بڑھتی چلی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کی اس غیر معمولی فضیلت اور مقبولیت کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ روزہ دار اپنی شہواتِ نفس اور کھانے پینے کو صرف اللہ ہی کی خاطر چھوڑتا ہے، اس لیے وہ بھی اسے آخرت میں بے حد و حساب اجر سے نوازے گا۔

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں ان کا خاص احترام ملحوظ رکھا جائے۔

(ادارہ)